بسم اللہ الرحمن الرحیم

شرعی مسائل
F.4-11-2016

آپ کے شرعی مسائل

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

دیوالی کی مٹھائی کا تحفہ قبول کرنا

سوال:- برادرانِ وطن کا ایک اہم تہوار دیوالی ہے، اس کو بدی پر نیکی کی فتح کی علامت کے طور پر دیکھا جاتا ہے اور اس پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے، اس موقع سے عام طور پر برادرانِ وطن دوست احباب کو مٹھائی تقسیم کرتے ہیں، کیا اس مٹھائی کا لینا اور کھانا جائز ہوگا؟ (حافظ مجیب الرحمن پیوے، رتنا گیری)

جواب:- غیر مسلموں کا ہدیہ قبول کرنا جائز ہے، خود رسول اللہ ﷺ نے ہدیہ قبول فرمایا ہے اور اسی سے استدلال کرتے ہوئے غیر مسلم کا ہدیہ قبول کرنے کی اجازت دی گئی ہے: ''......وقبول الهدية من مثل هذا الشخص جائز في زماننا أيضاً'' (فتاویٰ ہندیہ: ۳۴۸/۵) اس لئے جو مٹھائی بتوں پر چڑھائی نہ گئی ہو، اس کو قبول کرنے اور کھانے کی گنجائش ہے؛ البتہ جو مٹھائی بتوں پر چڑھائی ہوئی ہو، اس کا کھانا جائز نہیں۔

اگر موبائیل میں نجاست لگ جائے؟

سوال:- میرے ایک دوست کا موبائیل رکھا ہوا تھا، ان کے بچہ نے اس پر پیشاب کر دیا، اس کو کیسے پاک کیا جا سکتا ہے اور اگر اس کو پاک کئے بغیر جیب میں موبائیل رکھ کر نماز کر لی تو نماز درست ہو جائے گی یا نہیں؟ (شمس الحق، شاہین نگر)

جواب:- بچہ نے پیشاب کر دیا تو موبائیل ناپاک ہو جائے گا، اگر اسی حالت میں اس نے اس کو جیب میں رکھ کر نماز ادا کر لی تو نماز درست نہیں ہوگی، جیسا کہ فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایسی شیشی جیب میں رکھ چھوڑی ہو، جس کے اندر پیشاب ہو تو اس کی نماز درست نہیں ہوگی: ''لو حمل قارورة مضمومة فيها بول فلا تجوز صلاته لأنه في غير معدنه'' (رد المحتار، کتاب الصلاۃ: ۴۷/۲) اس لئے موبائیل کو پاک کرنے کے بعد ہی جیب میں رکھ کر نماز ادا کرنا درست ہوگا۔

رہ گیا موبائیل کو پاک کرنے کا مسئلہ، تو اس سلسلہ میں جو شرعی احکام ہیں ان میں دو باتیں بنیادی اہمیت کی حامل ہیں، ایک یہ کہ پاک کرنے کا جو ذریعہ ہو، اس میں نجاست کو دُور کرنے کی صلاحیت ہو، دوسرے: جس چیز کو پاک کیا جا رہا ہے، اس کے لئے اس ذریعہ کا استعمال کرنا مناسب اور ممکن ہو؛ اسی لئے جہاں بعض چیزیں پانی سے دھونے کی وجہ سے پاک ہوتی ہے، وہیں بعض چیزیں مٹی سے رگڑ دینے سے یا نمک لگا دینے سے یہاں تک دھوپ میں خشک ہو جانے سے بھی پاک ہو جاتی ہیں، اس اُصول کو سامنے رکھ کر موبائیل پر غور کیجئے تو غالباً بعض موبائیل ایسے ہوتے ہیں کہ ان کو پانی میں دھویا بھی جا سکتا ہے، ایسے موبائیل کو تو دھونا ضروری ہوگا اور جو موبائیل پانی کو برداشت نہیں کر سکتا، اس کو ٹیشو پیپر سے اس حد تک پونچھ دینا کافی ہوگا، کہ نجاست کا اثر ختم ہو جائے، یا اگر کوئی کیمیکل یا اسپرے موبائیل کو صاف کرنے کے لئے

استعمال کیا جاتا ہو اور موبائیل کے اندر کی گندگی اس کے ذریعہ صاف کی جاتی ہو، نیز اس کے استعمال سے پیشاب کی بو ختم ہوجاتی ہو تو پاک کرنے کے لئے اس کا بھی استعمال کیا جاسکتا ہے: ''ومسح الصيقل السيف والمرآة … المتنجس … كالجسد وغيره''۔ (غمز عیون البصائر: ۲/۹، نیز دیکھئے: ردالمحتار، کتاب الطہارۃ، باب الانجاس: ۱/۳۱۰)

بینک میں موجود انٹرسٹ کی رقم کے بدلہ اپنے پاس موجود رقم کا صدقہ کردینا

سوال:- بینک میں جو رقم جمع کی جاتی ہے اور بینک اس پر انٹرسٹ دیتا ہے، علماء کی ہدایت ہے کہ انٹرسٹ کی وہ رقم ثواب کی نیت کے بغیر صدقہ کردی جائے؛ لیکن کیا یہ بات درست ہوگی کہ انٹرسٹ کی جو مقدار آئی ہو، اتنی مقدار اپنے پاس موجود رقم میں سے صدقہ کردی جائے؛ تاکہ اکاؤنٹ میں جمع رقم پوری کی پوری حلال ہوجائے۔ (محمد ظفر اللہ، مہدی پٹنم)

جواب:- بہتر تو یہی ہے کہ ہر اکاؤنٹ میں سے انٹرسٹ کی رقم نکال کر صدقہ کردی جائے؛ لیکن چوں کہ بینک میں اصل رقم اور انٹرسٹ کی رقم متعین نہیں ہوتی، ساری رقم ملی جلی حالت میں رکھی جاتی ہے؛ اس لئے اب بعینہ ان ہی روپیوں کا صدقہ کرنا اس پر واجب نہیں رہا؛ بلکہ اتنی مقدار صدقہ کردینا واجب ہے؛ اس لئے وہ اتنی مقدار کوئی بھی رقم صدقہ کردے، بریٔ الذمہ ہوجائے گا: ''... **قوله لأن الخلط استهلاك أى بمنزلة أن حق الغير يتعلق بالذمة -- فتنبه -- لا بالأعيان، لأنا نقول: إنه لما خلطها ملكها وصار مثلها دينا في ذمته لا عينها**'' (ردالمحتار، کتاب الزکوۃ، مطلب فیما لو صادر السلطان جائز: ۲/۲۹۰) نیز علامہ شامیؒ نے ایک اور موقع پر تحریر فرمایا ہے کہ اگر حلال وحرام مال خلط ملط ہوجائے تو مال حرام کا بدل ادا کیا جاسکتا ہے؛ بلکہ اس کو ادا کرنے کے بعد ہی اس مال میں سے خرچ کرنا چاہئے: ''... **إذا لو اختلط بحيث لا يتميز يملكه ملكا خبيثا لكن لا يحل له التصرف فيه مالم يؤد بدله**''۔

(ردالمحتار، کتاب البیوع، باب البیوع الفاسد مطلب فیما ورث مالا حراما: ۵/۹۹)

ملک کے موجودہ حالات کی وجہ سے قنوت نازلہ پڑھنا

سوال:- اس وقت ہندوستان کی صورت حال یہ ہے کہ جو لوگ کھلے عام اسلام اور مسلمانوں کے مخالف ہیں، وہ غلبہ حاصل کرتے جارہے ہیں، یہاں تک کہ مسلمانوں سے ان کی شریعت تک چھیننے پر تلے ہوئے ہیں، کیا اس صورت حال میں قنوت نازلہ پڑھنی چاہئے؛ کیوں کہ اس سے بڑی مصیبت اور کیا ہوگی کہ مسلمانوں کو ان کے دین سے محروم کردیا جائے؟ (سعید احمد، گجرات)

جواب:- نازلہ غیر معمولی مصیبت کو کہتے ہیں: ''**النازلة الشديدة من شدائد الدهر**'' (ردالمحتار: ۵/۱۳۳، باب الوتر والنوافل) بعض قبائل نے رسول اللہ ﷺ سے درخواست کی تھی کہ وہ کچھ حفاظ کو بھیجیں؛ تاکہ وہ ان کے قبیلہ میں اسلام کی تعلیم اور تبلیغ کا فریضہ انجام دیں، رسول اللہ ﷺ نے ان کی گذارش قبول کرتے ہوئے ستر حفاظ کرام کو بھیج دیا، یہ ان کی طرف سے دھوکہ تھا؛ چنانچہ ظالموں نے ان صحابہ کو شہید کردیا، اس موقع پر آپ ﷺ نے تقریباً ایک ماہ قنوت نازلہ پڑھی، (مسلم عن انس، حدیث نمبر: ۶۷۷) اسی طرح کچھ مسلمانوں کو اہل مکہ نے روک رکھا تھا اور انھیں ہجرت کی اجازت نہیں دیتے تھے، اس موقع پر بھی آپ ﷺ نے قنوت نازلہ پڑھی ہے، (مسلم عن ابی ہریرۃ، حدیث نمبر: ۶۷۵) اسی لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ جب تک کسی شدید مصیبت کا سامنا نہ ہو قنوت نازلہ نہیں پڑھی جائے گی: ''**قال الحافظ ابو جعفر الطحاوی: إنما لا يقنت عندنا في صلاة الفجر من غير بلية، فإن وقعت فتنة أو بلية فلا بأس به**'' (ردالمحتار: ۵/۱۳۳، باب الوتر والنوافل) —— اس حقیر کا خیال ہے کہ مٹھی

بھر پر فرقہ پرست یقیناً کثیر جماعتی نظام کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے ایک تہائی سے بھی کم ووٹ حاصل کر کے اقتدار پر قابض ہوگئے ہیں ؛ لیکن برادرانِ وطن کی اکثریت آج بھی فرقہ پرستی سے متفق نہیں ہے اور ہمارا دستور اور عدالتی نظام مضبوط بنیادوں پر قائم ہے، جو تمام شہریوں کو یکساں مواقع فراہم کرتا ہے؛ اس لئے فرقہ پرست عناصر اپنے ناپاک عزائم کو پورا کرنے میں انشاء اللہ ناکام ہی رہیں گے، ہمارے ملک میں مسلمانوں کو پوری مذہبی آزادی حاصل ہے اور تبلیغ دین کے بھی بھرپور مواقع موجود ہیں، رہ گیا ملک کے کسی علاقہ میں لاقانونیت کا راستہ اختیار کرتے ہوئے کچھ لوگوں کا فساد برپا کرنا تو، یہ تو ہر دور میں ہوتا رہا ہے، رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں ہر طرف اعداء اسلام مسلمانوں کے خلاف سازشوں میں لگے ہوئے تھے اور حسبِ موقع جانی و مالی نقصان پہنچاتے رہتے تھے؛ لیکن رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک دو مواقع پر ہی قنوت نازلہ پڑھی ؛ اس لئے ہندوستان کے موجودہ حالات کے پس منظر میں عمومی طور پر قنوت نازلہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے، ہاں، کسی خاص علاقہ میں فتنہ وفساد برپا ہو، تو وہاں پڑھ سکتے ہیں ؛ البتہ عراق وشام وغیرہ میں جو منظم طور پر مسلمانوں کا قتل عام کیا جا رہا ہے، اس کے لئے قنوت نازلہ پڑھنی چاہئے ؛ کیوں کہ یہ مسلمانوں پر آنے والی ایسی مصیبت ہے کہ مسلمانوں کی تاریخ میں شاید ہی ایسی کوئی اور مثال ملے، یہاں تک کہ موجودہ صورت حال نے تاتاریوں کے اس فتنہ کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے، جس کا تذکرہ کرتے ہوئے مؤرخین اسلام نے خون کے آنسو بہائے ہیں : **’فیا أسفاہ اللّٰھم ارحم ھذہ الامہ و لا تسلط علیھا من لا یرحمھا‘** ۔

امتحانات کے سوالات بنانے اور پرچہ جانچنے کی اُجرت لینا

سوال :- عام طور پر ممتحنین سے امتحان کے پرچے بنوائے جاتے ہیں اور وہی پرچے جانچتے بھی ہیں ، پرچۂ سوال بنانے اور جانچ کرنے کی اُجرت ادا کی جاتی ہے، آج کل دینی مدارس میں بھی اس کا عمل ہے، کیا اس پر اُجرت کا لینا اور دینا جائز ہے؟ (محمد دانش، ممبئی)

جواب :- ہر ایسا عمل جو جائز ہو اور جس کو انجام دینا انجام دینے والوں کے لئے شرعی واجبات میں سے نہ ہو؛ اس کے لئے اس پر اُجرت لینا جائز ہے، اسی لئے فقہاء نے اشعار لکھوانے پر اس کی اُجرت دینے یا قرآن مجید، فقہی مسائل وغیرہ کے لکھنے کی اُجرت لینے اور دینے کو جائز قرار دیا ہے: **’’لو استأجر رجلاً لیکتب لہ غناء بالفارسیۃ أو بالعربیۃ یطیب لہ الأجر . . . استاجر رجلاً لیکتب لہ مصحفاً أو فقھا أو لوحا أو غناءً أو ما ھو معلوم جاز‘‘** (خلاصۃ الفتاویٰ: ۱۱۶/۲) —— امتحان کے پرچے بنانا اور اس کی کاپیاں جانچنا اسی دائرے میں آتا ہے؛ اس لئے اس کی اُجرت لینا جائز ہوگا۔

ملاقات کے موقع سے جھکنا اور دست بوسی کرنا

سوال :- ملاقات کے وقت سلام و مصافحہ کے علاوہ چند اور باتوں کا بھی عوام میں رواج ہے :

(الف) سلام کے لئے جھکنا۔

(ب) مصافحہ کرنے کے بعد اپنے ہاتھ کو بوسہ دینا۔

(ج) مصافحہ کرنے کے بعد اپنا ہاتھ اپنے سینہ پر پھیرنا۔

(د) جس سے مصافحہ کر رہے ہیں، اس کے ہاتھ کو بوسہ دینا۔

کیا ملاقات کے موقع پر ان کاموں کا کرنا درست ہے؟ (محمد توقیر عالم، پنجہ گٹہ)

جواب :- سلام کے موقع پر رسول اللہ ﷺ سے دو ہی عمل ثابت ہیں : سلام اور مصافحہ، ان کے علاوہ آپ نے جو اعمال ذکر کئے ہیں، ان کے احکام اس طرح ہیں :

(الف) ملاقات کے لئے جھکنا درست نہیں، حضرت انس سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا: ہم میں سے ایک شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملتا ہے تو کیا وہ اس کے لئے جھک سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں، انھوں نے دریافت کیا: کیا اس سے چمٹ سکتا ہے اور اس کو بوسہ دے سکتا ہے؟ آپ ﷺ نے اس سے بھی منع فرمایا، انھوں نے مزید پوچھا: کیا اس سے مصافحہ کرسکتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، ہاں، (سنن الترمذی، عن انس، باب ماجاء فی المصافحۃ، حدیث نمبر: ۲۷۲۸) جھکنے سے مراد ہے بطور تواضع کے سر اور پشت کو جھکانا، ملا علی قاریؒ نے لکھا ہے کہ چوں کہ یہ کیفیت رُکوع کی طرح ہے، اس لئے گویا یہ عبادت کی ایک شکل ہے؛ لہٰذا یہ کسی انسان کے لئے جائز نہیں ہے: ''**فإنه في معنى الركوع وهو كالسجود من عبادة الله سبحانه**'' (مرقاۃ المفاتیح: ۹/۷۶) پھر امام نوویؒ سے نقل کیا ہے کہ اگرچہ بعض ایسے لوگ جو اہل علم اور اہل صلاح کہلاتے ہیں، وہ بھی اس طرح کا عمل کرتے ہیں؛ لیکن اس کا اعتبار نہیں؛ کیوں کہ صحیح حدیث میں اس کی کراہت موجود ہے: ''. . . **ولا تعتبر كثرة من يفعله ممن ينسب إلى علم وصلاح**''۔ (مرقاۃ المفاتیح: ۹/۷۶)

(ب) مصافحہ کے بعد اپنے ہاتھ کو بوسہ دینا بھی درست نہیں، فقہاء نے اس کے مکروہ ہونے کی صراحت کی ہے: ''**وما يفعله الجهال من تقبيل يد نفسه بلقاء صاحبه فذالك مكروه بالإجماع**'' (فتاویٰ ہندیہ: ۵/۳۶۹)، نیز مشہور حنفی فقیہ علامہ شامی نے اس کو مکروہ تحریمی قرار دیا ہے۔ (ردالمحتار: ۶/۳۸۳)

(ج) مصافحہ کے بعد ہاتھ اپنے سینہ پر لگانا ایک ایسا عمل ہے، جس کی کوئی اصل نہیں ہے، یہ ویسے ہی ہے جیسے اپنے ہاتھ کو بوسہ دینا؛ اس لئے یہ بھی مکروہ ہے۔

(د) اگر علم اور تقویٰ کی وجہ سے کسی قابل احترام شخصیت جیسے اساتذہ، مشائخ یا ازراہ احترام اپنے والدین کے ہاتھوں کا بوسہ لیا جائے تو اس میں کوئی حرج نہیں؛ کیوں کہ اس کا مقصد احترام اور تبرک ہے، جو ایک جائز عمل ہے: ''**ولا بأس بتقبيل يد الرجل العالم والمتورع على سبيل التبرك**''۔ (ردالمحتار: ۶/۳۸۳)

☆ ☆ ☆